پی آئی اے قادیانیوں کے شکنجے میں

محمد طاہر

قومی ایئرلائن میں قادیانی اور ہم خیال افراد کی بھرتی کے لیے وسیع نیٹ ورک مصروف عمل ہے۔ ملک بھر کے ہوائی اڈوں پر قادیانی مبلغوں کو خصوصی مراعات اور تبلیغی لٹریچر کی بلامعاوضہ بیرون ملک ترسیل کی سہولت حاصل ہے پاکستان کا کوئی ادارہ بھی قادیانی ریشہ دوانیوں سے محفوظ نہیں۔ لیکن "پی آئی اے" میں ان کی خفیہ سرگرمیاں نقطہ عروج پر ہیں۔ کم لوگ جانتے ہیں کہ قادیانیوں کے مرکز "ربوہ" میں تمام قادیانیوں یا قادیانیت کی طرف مائل لوگوں کی فہرستیں موجود ہوتی ہیں۔ جنہیں پاکستان کے مختلف اداروں میں پہلے سے موجود لابی اور منظم سازشوں کے ذریعے کھپا دیا جاتا ہے۔ جہاں ان سے قادیانی مقاصد کی تکمیل کے لیے متعین اہداف پورے کرائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک گمنام سازش کے تحت پی آئی اے میں اوپر سے نیچے تک بے شمار قادیانیوں کو کھپا دیا گیا ہے۔ جو ہر روز ایک نئی سازش کے ذریعے اس قومی ادارے کی رگ جاں سے خون نچوڑ رہے ہیں۔

قومی فضائی ادارہ کے موجودہ چیف پائلٹ' پلاننگ اینڈ شیڈولنگ' کیپٹن ایم۔ اے خان ہیں۔ جو نہ صرف مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزا طاہر کے سلسلہ نسب سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے نبی ہونے کا پرچار بھی علی الاعلان کرتے ہیں۔ کیپٹن ایم۔ اے خان کے بقول قومی فضائی ادارے میں تقریباً ۵۵۰ پائلٹوں میں سے ۱۶۰ پائلٹس اعلانیہ قادیانی ہیں۔ کیپٹن ایم۔ اے خان کے ہم زلف کیپٹن بختیار چیف پائلٹ کارپوریٹ سیفٹی کے منصب پر فائز ہیں۔ مزید برآں کیپٹن طاہر (فوکر چیف) کیپٹن سمیع' کیپٹن سعادت اللہ ندیم اور ان کے صاحبزادے عمر' کیپٹن ہمایوں ظفر' کیپٹن آفتاب چنہ' کیپٹن ایم ایم سلیم' کیپٹن

بشارت احمد اور کیپٹن بی ایم امجد کا شمار بھی پی آئی اے کے قادیانی ٹولے میں ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ پی آئی اے کی تین لیڈی پائلٹس میں سے دو یعنی کیپٹن رفعت حئی اور کیپٹن عائشہ رابعہ قادیانی ہیں۔ یہ ہوا باز بین الاقوامی فضائی روٹس پر قومی پرچم بردار جہازوں کو لاتے اور لے جاتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق کیپٹن ایم اے خان، کیپٹن طاہر اور کیپٹن آفتاب دی آئی پی طیارے کے ذریعے حرمین شریفین تک کا سفر کرتے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز امر ہے کہ سعودی عرب میں قادیانیوں پر پابندی عائد ہونے کے باعث یہ لوگ سوائے اس کے سعودی عرب جا ہی نہیں سکتے کہ مسلمان کی حیثیت سے اپنا دوسرا پاسپورٹ بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ مصدقہ اطلاعات کے مطابق بیشتر ہوا بازوں نے دوہرے پاسپورٹ بنا رکھے ہیں جس کے تحت وہ عام پروازوں میں خود کو قادیانی ظاہر کرتے ہیں، لیکن سعودی عرب ایسے ممالک میں جہاں ان کے داخلے پر پابندی ہے، وہاں یہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے پہنچ جاتے ہیں۔ پی آئی اے میں بھرتی ہونے والے نئے ہوا بازوں کو جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہاں قدم قدم پر ان کا واسطہ قادیانی نیٹ ورک سے وابستہ ہوا بازوں یا انسٹرکٹروں سے پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس مضبوط گروہ کی موجودگی میں کوئی مسلمان ہوا باز کس طرح پی آئی اے میں بھرتی ہو سکتا ہے؟

مزید برآں پی آئی اے کے ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر فنانس ارشد محمود اور ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر مارکیٹنگ خورشید انور کے علاوہ کئی ڈائریکٹر اور جنرل منیجر مثلاً ڈائریکٹر انجینئرنگ ایس یو زمان، اسپیشل اسسٹنٹ ٹو مینجنگ ڈائریکٹر سکندر الٰہی، سیکریٹری پی آئی اے غضنفر مشکور اور پی آئی اے ٹریننگ سنٹر کے پرنسپل مسٹر صادق کا تعلق بھی قادیانی نیٹ ورک سے بتایا جاتا ہے۔ پی۔ آئی۔ اے۔ میں قادیانی نیٹ ورک کا سب سے اہم رکن تبسم خالد منہاس ہے۔ یہ کھلے بندوں حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کے باعث پی آئی اے میں نقص امن کا مسئلہ بھی پیدا کرتا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ قومی فضائی ادارے میں قادیانیوں کا سب سے فعال ایجنٹ ہے۔ خود اس کے والد سندھ کی قادیانی جماعت کے امیر رہے ہیں۔ تبسم منہاس کو پاک فضائیہ سے اپنی مذموم و مشکوک سرگرمیوں کے باعث ملازمت سے نکال دیا گیا تھا۔ مزید برآں تبسم منہاس کو متعلقہ اداروں نے اپنے ریمارکس میں ہر طرح کی سرکاری و نیم سرکاری ملازمت کے لیے نااہل قرار دیا تھا۔ مگر پی آئی اے

میں قادیانیوں کی مضبوط لابنگ اور اجارہ داری کے باعث بالآخر انہیں پی آئی اے ٹریننگ سینٹر میں پے گروپ پانچ میں انسٹرکٹر کی حیثیت سے ملازمت فراہم کر دی اور پھر چند سال کے اندر ہی تمام سینیئرز کی حق تلفی کرتے ہوئے انہیں جنرل منیجر ایڈمن سروسز کے بااختیار اور اہم عہدے تک پہنچا دیا گیا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قادیانی لابی قومی فضائی ادارے میں اس قدر مستحکم ہے کہ تبسم خالد منہاس کے متعلق انٹر سروسز انٹیلی جنس کے مذکورہ ریمارکس تک کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔

قومی فضائی ادارے میں سب سے زیادہ منافع کمانے والا یہی قادیانی ٹولہ ہے جو مختلف کنٹریکٹ اور ٹھیکوں کے لیے متعلقہ لوگوں کو تحائف کے ذریعے رام کرتا ہے۔ اس سلسلے میں کئی سابقہ اور حالیہ ڈائریکٹرز اور جنرل منیجر اس ٹولے کے تحائف سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ ان میں سابقہ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن ایم خان' سابق جنرل منیجر کرنل ایس ایچ اے زیدی' ایئر کموڈور انور علی' شباہت حسین اور جنرل سروسز کے دیگر اعلیٰ انتظامی اہلکار شامل ہیں۔ مذکورہ ٹولے میں سے صرف تبسم منہاس کا ہی ذکر کیا جائے تو اس نے "تحائف کی تکنیک" سے پی آئی اے کے بے شمار ٹھیکے مختلف افراد اور اداروں کے نام سے اپنے اقربا کے لیے حاصل کیے۔ تبسم منہاس نے بیشتر ٹھیکے بحیثیت منیجر ویلفیئر اینڈ کینٹین کی حیثیت سے حاصل کیے۔ ان ٹھیکوں میں سے پی آئی اے کو افرادی سہولت مہیا کرنے والی تنظیم میسرز سپریم سروسز اور میسرز سپر سروسز قابل ذکر ہے۔ ان کنٹریکٹروں کے ذریعے پی آئی اے کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے ساڑھے تین سے چار ہزار ملازمین کے "سروسز چارجز" مذکورہ کمپنیوں کو کم از کم دو سو روپے سے ایک ہزار روپے فی ملازم تک ادا کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح صرف ایک ہی مد میں قادیانیوں کی سرپرستی میں چلنے والی تنظیم کو کروڑوں روپے ماہانہ ادائیگی کی جا رہی ہے اور ہزاروں یومیہ ملازمین (جن کا تعلق ان کنٹریکٹر یا ان کی تنظیموں سے ہونے کے باوجود) جو قومی فضائی ادارے میں خدمات انجام دے رہے ہیں' محض قادیانیوں کے رحم و کرم پر ہیں۔ مذکورہ کمپنیوں کے پروپرائیٹرز بالترتیب عبدالرحمٰن منہاس اور خرم منہاس ہیں جو تبسم خالد منہاس کے سگے عم زاد ہیں۔ علاوہ ازیں جینی ٹوائیل سروسز مہیا کرنے اور پی آئی اے سٹاف کو یونیفارم مہیا کرنے کے ٹھیکے بھی منہاس برادران کے پاس ہیں۔ ان مدات سے بھی مذکورہ فرمیں لاکھوں روپے

ماہانہ کما رہی ہیں۔ مالی مفادات کے حصول کی یہ مثال محض ایک ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ وگرنہ پی آئی اے کے سینکڑوں شعبوں اور ڈویژنوں میں سے کوئی بھی قادیانی دسترس سے باہر نہیں۔

پچھلے دنوں تبسم منہاس نے منیجر ویلفیئر اینڈ کینٹین کی حیثیت سے کینٹینوں کے مختلف معاملات میں کروڑوں روپے کا خورد برد کیا۔ چنانچہ معاملہ منکشف ہونے پر تبسم منہاس کو محض معطل کر دیا گیا لیکن پھر اس پوری انضباطی کارروائی کو محض محکمانہ ٹرانسفر تک محدود کر دیا گیا اور اسے انتہائی اہم اور حساس سیکشن ٹیکنیکل گراؤنڈ سپورٹ کے منیجر بنا دیا گیا اور ہنوز اسی عہدے پر براجمان ہے۔

تبسم منہاس اور کیپٹن ایم اے خان قادیانیت کی تبلیغ کے حوالے سے بھی بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغین کی آمد و رفت کے مواقع پر پاکستان بھر کے ہوائی اڈوں پر ان سے وی آئی پی سلوک کیا جاتا ہے۔ قومی فضائی ادارے میں بچھے قادیانی جال کے نتیجے میں قادیانیت کو عالمی تبلیغ کے لیے نہایت ارزاں مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ سب کچھ کیونکر ممکن ہوتا ہے؟ اس کا جواب قادیانیت کی خفیہ سرگرمیوں کے باعث دینا نہایت مشکل ہے۔ لیکن مختلف مواقع پر ان کی جو سرگرمیاں بے نقاب ہوتی رہتی ہیں۔ ان سے ان کے بچھائے ہوئے جال کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مثلاً کراچی ایئرپورٹ سے جرمنی جانے والا چار ہزار کلوگرام قادیانی لٹریچر' پی آئی اے کے ایک دیانتدار ویجی لینس آفیسر چودھری محمد صدیق نے روک لیا۔ اس طرح نہ صرف قادیانیت کے فروغ پر مشتمل لٹریچر روکا گیا بلکہ پی آئی اے کو ہونے والا لاکھوں روپے کا خسارہ بھی بچا لیا گیا لیکن اس نیک نام آفیسر کی فرض شناسی اور حب الوطنی کے "جرم" میں انہیں قادیانی لابی نے ملازمت سے ہی نکلوا دیا۔ اسی طرح قادیانیوں کی منظم لابنگ کے باعث مذکورہ فرض شناس ویجی لینس آفیسر کی پرسنل فائل میں پی آئی اے کے اعلیٰ ترین حکام کی جانب سے جاری کی جانے والی کم و بیش دو درجن تعریفی اسناد بھی محض ردی ثابت ہوئیں۔ یہ سب کچھ قادیانی نیٹ ورک کی انتقامی کارروائیوں اور محکمہ کے قادیانی نواز جنرل منیجر میاں عبداللہ کی منتقم مزاجی اور ذاتی دشمنی کے باعث ہوا جس کے تحت چودھری محمد صدیق کو سب سے پہلے کراچی سے لاہور بھیجا گیا اور بعد ازاں جبری ریٹائر کر دیا گیا۔

قادیانیت کو تحفظ فراہم کرنے کے سلسلے میں جب تبسم منہاس کی ساری سرگرمیاں بے نقاب ہوگئیں اور پی آئی اے کے مختلف محکمے اس کی بدعنوانیوں کے باعث ہونے والی بدنامی پر اسے تنبیہہ کرنے لگے تو تبسم منہاس نے پی آئی اے اسٹاف کالونی کراچی ایئرپورٹ کی مسجد کے پیش امام مولوی یٰسین کو اپنے دام تزویر میں پھانسا اور اپنی مذموم سرگرمیوں کے لیے نہ صرف ایک محفوظ آڑ حاصل کی بلکہ عام سادہ لوح مسلمانوں میں عالم دین کے حوالے سے پائی جانے والی محبت کو اپنے لیے ایک اخلاقی حمایت کے طور پر بھی استعمال کیا۔

مولوی یٰسین کو قادیانی لابی نے پی آئی اے ٹریننگ سینٹر میں ایک انسٹرکٹر کی تھکا دینے والی ذمہ داریوں سے نجات دلوا کر محض دو وقت کی نمازوں کی امامت کے لیے تقرری دلوا دی۔ جس کے عوض انہیں ماہانہ ۳۵ ہزار سے زائد تنخواہ ادا کی جارہی ہے۔ قاری یٰسین صاحب گزشتہ چار برس سے پی آئی اے ٹاؤن شپ میں واقع ایک جامع مسجد کی تعمیر و توسیع کی تکمیل میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں حالانکہ مسجد کی تعمیر کا یہ پروجیکٹ محض ایک سال کا تھا۔ لیکن چار سال کی تاخیر کے باوجود یہ تاحال تکمیل کی منتظر ہے۔ اطلاعات کے مطابق قاری یٰسین مسجد کے لیے طے کردہ بلڈنگ اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ کے مجوزہ نقشہ کے خلاف متعلقہ ماہرین کو بے جا مداخلت کے ذریعے الجھا رہے ہیں تاکہ یہ پروجیکٹ مکمل نہ ہو سکے۔ اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ زیر تعمیر مسجد چندے کے حصول کا ایک منافع بخش ذریعہ ہے۔

چنانچہ قادیانی محمد یٰسین نے ایک ''مصلے اسکیم'' کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے عام مسلمانوں سے بالعموم اور پی آئی اے کے ملازمین سے بالخصوص ۱۴۰۰ روپے فی مصلیٰ (ون پیس اونیکس ماربل) کے لیے چندہ طلب کیا۔ یہ سلسلہ پچھلے چار سال سے تاحال جاری ہے۔ حالانکہ پی آئی اے انتظامیہ نے پچھلے سال ون پیس اونیکس ماربل مصلے اسکیم کا نظام یکسر ختم کردیا ہے اور مسجد کے پورے فرش کے لیے مالا گوری ماربل کے ٹکڑوں کی خریداری بھی کرلی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود قاری موصوف پرانی اسکیم کے تحت تاحال چندہ جمع کررہے ہیں۔

اس طرح قادیانی لابی نے اپنی مذموم سرگرمیوں کا نشانہ اب مذہبی رہنماؤں کے

ساتھ ساتھ مقدس جگہوں کو بھی بنا لیا ہے۔ قاری یٰسین کو اپنے جال میں پھانسنے کے علاوہ اس لابی نے باوید اقبال رندھاوا کو جدہ میں بطور ایڈمن منیجر (اسٹاف نمبر ۳۱۵۵۸) میں تعینات کرا دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ ایک جانے پہچانے قادیانی ہیں۔ اس طرح سعودی عرب میں قادیانیوں کے داخلے پر پابندی کے باوجود قادیانی لابی کے ذریعے ایک منظم سازش کے تحت ان کے سرکردہ لوگوں کو وہاں پہنچا دیا جاتا ہے۔ جہاں یہ آہستہ آہستہ اپنے عقائد خبیثہ کی تبلیغ و ترویج کرتے ہیں۔ کیا یہ معاملہ پاکستان کو درپیش کسی بھی بحران سے زیادہ اہم نہیں؟

("تکبیر" ۳۱ مئی ۱۹۹۷ء)